از عدالتِ عظمیٰ

ڈاکٹر (کپتان) اخوری رمیش چندر اسنہا

بنام

دی سٹیٹ آف بہار و دیگران

تاریخ فیصلہ: 21 فروری، 1997

[کے رامسوامی اور ایس ساگر احمد، جسٹس صاحبان

عدالت کی توہین:

عدالت عظمیٰ کا حکم منظور-کا نفاذ-درخواست گزار نے الزام لگایا کہ اس عدالت کے حکم کے نتیجے میں فوائد کے ساتھ اس کی سنیارٹی کے اعلان کے باوجود، اس کی سنیارٹی کو ترقی یافتہ افسران کے مقابلے سنیارٹی کے مطابق بحال نہیں کیا گیا ہے جو اس کے برابر سنیارٹی کے حقدار نہیں تھے، اور اس طرح اس عدالت کے ذریعے منظور کردہ احکامات کی جان بوجھ کر نافرمانی کی گئی تھی-درخواست گزار کی سنیارٹی کے تعین کے نتیجے میں مناسب ترقی شدہ عہدے پر تقرری کے حوالے سے، حکومت کی جانب سے ایک عہد نامہ میں درخواست گزار کو 15 دن کے اندر مناسب ترقی دینے کا وعدہ کیا گیا ہے-اگر دوسرے افسران کو کوئی فوائد دیے گئے جو درخواست گزار کے ساتھ برابری کے حقدار نہیں تھے، جیسا کہ اس نے الزام لگایا ہے، تو اس عدالت اور قانون کے فیصلے کی روشنی میں مناسب کارروائی میں اپنے حق کا فیصلہ کرنا اس کے لیے کھلا ہو گا-حکومت کی جانب سے اس عدالت کے حکم کی غلط تشریح کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی-یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس عدالت کے احکامات پر عمل درآمد میں جان بوجھ کر اور جان بوجھ کر نافرمانی کی گئی تھی۔

دیوانی اصل / اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: توہین عدالت کی درخواست (C) نمبر 488-89، سال 1996۔

I. A. نمبر4-5اور7۔

از

دیوانی اپیل نمبر1578-79، سال1996۔

پٹنہ عدالت عالیہ کے C.W.J.C نمبر 93/7049 اور 1801، سال 1990 میں 19.8.94/6.12.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

عرضی گزار / اپیل کنندہ کے لیے اکھلیش کے پانڈے۔

جواب دہندہ کے لیے بی بی سنگھ۔

ونود کمار مداخلت کار کے لیے کانتھ، رودریش سنگھ اور آر پی وادھوانی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

مداخلت کی درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔

درخواست گزار نے یہ توہین عدالت کی درخواست اس بنیاد پر دائر کی ہے کہ جواب دہندگان-ریاست نے سی اے نمبر 1578-1996/79 میں اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کی پابندی نہیں کی ہے۔جواب دہندگان کی طرف سے جوابی حلف نامہ دائر کیا گیا ہے۔موجود افسران کی موجودگی کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

درخواست گزار کی شکایت دو گنا ہے۔سب سے پہلے، یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا اپیلوں میں اس عدالت کی طرف سے دی گئی نتیجتی فائدے کے ساتھ سنیارٹی کے اعلان کے باوجود جس کے تحت اپیل کنندہ 6 ستمبر 1966 سے تمام نتیجتی فوائد کے ساتھ سنیارٹی کا حقدار ہے، وہ اسے نہیں دیا گیا ہے۔دوسرا، وہ افسران جو عدالت کی طرف سے مقرر کردہ سنیارٹی کے مطابق اس سے اوپر ہونے کے حقدار نہیں ہیں، ان کی تصدیق پہلے کی تاریخوں سے، نتیجے میں فوائد کے ساتھ کی گئی ہے۔یہ توہین اور اس عدالت کی طرف سے مذکورہ اپیلوں میں جاری کردہ حکم امتنائی کی نافرمانی میں ہے۔انہوں نے مزید دلیل دی ہے کہ عدالت کے سامنے آج پیش کی گئی کارروائی کے مطابق بھی درخواست گزار کو ترقی یافتہ افسران کے مقابلے سنیارٹی کے مطابق اس عہدے پر بحال نہیں کیا گیا

ہے جو اس کے برابر سنیارٹی کے حقدار نہیں ہیں۔ لہذا، مندرجہ بالا اپیلوں میں منظور کردہ حکم کی جان بوجھ کر نافرمانی کی گئی ہے۔

ریاست بہار کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل شری بی بی سنگھ کا کہنا ہے کہ اس عدالت کی ہدایات کی تعمیل میں تاخیر کی وضاحت محکمہ صحت، حکومت بہار، پٹنہ کے انڈر سکریٹری اے کے مشرا نے اپنے بیان حلفی میں مناسب طریقے سے کی ہے۔ حکومت نے وضاحت کی ہے کہ انہوں نے اس عدالت کے منظور کردہ احکامات کو کیسے سمجھا اور اس پر عمل کیا۔ پٹنہ کی عدالت عالیہ کے بذریعے فیصلہ موصول ہونے کے بعد، مذکورہ اپیلوں میں اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں، انہوں نے تمام متعلقہ مواد اکٹھا کیا ہے جس کی وجہ سے کچھ تاخیر ہوئی تھی اور اس لیے کوئی جان بوجھ کر نافرمانی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کچھ ڈاکٹر، ایس این اپادھیائے اور نو دیگران جن کے نام انڈر سکریٹری اے کے مشرا کے بیان حلفی میں مذکور ہیں، نے 1963 سے 1966 کے درمیان فوج میں خدمات انجام دی تھیں، اس لیے ان کے ساتھ درخواست گزاروں کے مقابلے میں سینئر کے طور پر یکساں سلوک کیا جانا چاہیے۔ درخواست گزار کو اس شخص پر ترقی دینے کی غلطی کے حوالے سے جو پہلے ہی جونیئر ہو چکا تھا لیکن سینئر عہدے پر فائز ہے، شری بی بی سنگھ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ دیکھیں گے کہ درخواست گزار کو مناسب ترقی دی جائے۔ یہ بیان عدالت میں موجود انڈر سکریٹری کی طرف سے دی گئی ہدایات کی بنیاد پر دیا گیا تھا۔

حریف تنازعات کے پیش نظر، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا جواب دہندگان نے جان بوجھ کر اور جان بوجھ کر اس عدالت کے حکم کی نافرمانی کی ہے۔ درخواست گزار اور ڈاکٹر ایس این اپادھیائے و دیگران کی بین سنیارٹی کے حوالے سے، چونکہ اپیلوں کی سماعت کے وقت اس عدالت کے سامنے تنازعہ نہیں اٹھایا گیا تھا، اس لیے ہم اس معاملے میں جانے کے لیے مائل نہیں ہیں۔ اس لیے یہ معاملہ توہین عدالت کے دائرے میں نہیں آتا۔ اگر جواب دہندگان نے فیصلے کے دائرہ کار کو غلط سمجھا اور کوئی ایسے فوائد دیے ہیں جن کے ڈاکٹر ایس این اپادھیائے اور آٹھ دیگران حقدار نہیں ہیں، یعنی درخواست گزار کے ساتھ برابری، تو اس عدالت اور قانون کے فیصلے کی روشنی میں مناسب کارروائی میں اپنے حق کا فیصلہ کرنا اس کے لیے کھلا ہو گا۔ حکومت کی طرف سے اپیلوں میں منظور کیے گئے حکم کی غلط تشریح کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ لہذا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اس عدالت کے احکامات کے نفاذ میں جان بوجھ کر اور جان بوجھ کر نافرمانی ہے۔

جہاں تک درخواست گزار کی سنیارٹی کے تعین کے نتیجے میں درخواست کو مناسب ترقی شدہ اسامی پر رکھنے کا تعلق ہے، شری بی بی سنگھ نے ریاستی حکومت کی جانب سے ایک انڈر ٹیکنگ دی ہے اور ہم اسے ریکارڈ کرتے ہیں۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ریاستی حکومت آج سے 15 دن کے اندر درخواست گزار کو مناسب ترقی دے گی۔

توہین عدالت کی درخواستوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

درخواستیں نمٹادی گئیں۔